السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ فیصل آباد سے کچھ پوسٹرز شائع ہوئے ہیں جن پر کسی شخص کی تصاویر کی مدد سے نماز کا طریقہ سکھایا گیا ہے، تصاویر میں گردن کا اوپر کا حصہ چھپا دیا گیا ہے کیا ایسے پوسٹر مسجد میں لگائے جاسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ فتنہ تصویر نے پوری امت کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ حالانکہ شریعت مطہرہ نے تصویر کشی کی سخت حوصلہ شکنی کی ہے بچے کی پیدائش سے لے کر زندگی کے مختلف مراحل میں اس فتنہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ حتی کہ مذہبی حضرات کی اسلامی تقریبات بھی اس کے بغیر ادھوری خیال کی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

(قیامت کے دن مصور حضرات اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب سے دوچار ہوں گے۔'' (صحیح بخاری: کتاب اللباس''

(اللہ نے تصویر کشی کرنے والے پر لعنت کی ہے۔'' (صحیح بخاری: کتاب الادب''

(جس گھر میں تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے۔'' (صحیح بخاری: کتاب اللباس''

(جو حضرات تصویر کشی کرتے ہیں، قیامت کے دن انھیں عذاب دیا جائے گا اور انھیں کہا جائے گا کہ اپنی تخلیقات میں جان ڈالیں۔'' (صحیح بخاری: کتاب اللباس''

(فوٹوگرافر اللہ کے ہاں عذاب سے دوچار ہوگا تاآنکہ اس میں جان ڈالے، حالانکہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا۔'' (صحیح بخاری کتاب البیوع''

(اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ کی صنعت تخلیق کی نقالی کرتا ہے، ذرا یہ حضرات مکئی گندم یا جو کہ ایک دانہ تو پیدا کرکے دیکھائیں۔'' (صحیح بخاری کتاب اللباس''

اس قدر وعید شدید کے باوجود اس کے متعلق کچھ استثنائی حالتیں بھی منقول ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

اگر کسی فائدے کا حصول تصویر کے بغیر ممکن نہ ہو تو تصویر بنائی جا سکتی ہے۔ مثلاً:

1۔ عمل جراحی کے لئے تصاویر سے مدد لینا۔

2۔ عالم اسلام کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے زخمی مجاہدین کی تصاویر لینا۔

3۔ مجرمین کو پکڑنے کے لئے تصویری خاکے شائع کرنا۔

4۔ بچیوں کو امور خانہ داری کی تربیت دینے کے لئے گڑیوں کا استعمال کرنا۔

(اس استثنائی حالت کے جواز پر وہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں تھیں۔ جن سے وہ کھیلا کرتی تھیں۔ (بخاری ومسلم

لیکن ان میں کتوں بندروں اور خنزیروں کی تصاویر شامل نہیں ہیں۔

ان تصاویر کی توقیر وتعظیم اور زیبائش ونمائش ختم کردی جائے۔ مثلاً چٹائی، گدے اور کمبل وغیرہ جنھیں نیچے بچھایا جاتا ہو۔ اور تصاویر کو پاؤں تلے روندا جاتا ہو اگر ان پر تصاویر ہوں اور لاعلمی میں خرید لیا جائے تو بایں طور پر استعمال (میں کوئی حرج نہیں ہے اس کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس میں تصویر دار کپڑے کو پھاڑ کر تکیہ بنالینے کا ذکر ہے۔ (صحیح بخاری

(ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس تکیہ کو استعمال کیا حالانکہ اس میں تصویر موجود تھی۔ (مسند احمد: 6/229

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے:

''ان تصاویر کا بیان جنھیں روندا جائے۔''

لیکن اس جواز کے باوجود تقویٰ شعار حضرات کو چاہیے کہ اس قسم کی تصاویر سے بھی پرہیز کیا جائے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس عنوان کے بعد ایک اور عنوان قائم کرکے اپنے رجحان کا اظہار کرتے ہیں ''جو تصاویر پر بیٹھنے کو بھی مکروہ سمجھتا ہے۔''

ان تصاویر کے سر کاٹ کرانھیں درختوں کی طرح بنا دیا جائے، اس حالت میں انھیں گوارا کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ مورتیاں تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد معطل ہوگئی۔ پھر آپ کو ہدایت کی گئی کہ گھر میں جو مورتیاں ہیں ان کے سر کاٹ کرانھیں درختوں کی طرح کردیا جائے۔ (مسند امام احمد: 2/305)

ایسی اشیاء کی تصویریں بنائی جاسکتی ہیں جن میں روح نہ ہو جیسے درخت سمندر پہاڑ وغیرہ کی منظر کشی کرنا، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک فوٹو گرافر کو ہدایت کی تھی جس کا ذریعہ معاش ہی تصویر کشی تھا کہ تم درختوں اور ایسی چیزوں کی تصاویر بناؤ جن میں روح نہ ہو۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع حدیث نمبر 2225)

صورت مسئولہ میں جن تصاویر کے متعلق دریافت کیا گیا ہے، ان کے سر چھپائے گئے ہیں۔ یہ برائے نام تصاویر ہیں، لہذا ایسے پوسٹروں کو مساجد میں آویزاں کیا جاسکتا ہے۔ پھر ان میں تصاویر کے ذریعے ایسی غلطیوں کی نشان دہی کی گئی ہے جن کا ارتکاب دوران نماز کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے پاؤں اور ایڑیاں ملانا، ہاتھ اٹھانا، ہاتھ باندھنا، رکوع کا طریقہ، بحالت رکوع گھٹنے پکڑنا، سجدہ کرنے کا طریقہ، بحالت سجدہ ہاتھ رکھنے اور پاؤں ملانے کا طریقہ، تشہد بیٹھنا اور آخری تشہد میں تورک کرنا، ان تمام مقامات پر بالعموم جو غلطیاں کی جاتی ہیں، اس پوسٹر میں عملی طور پر ان کی وضاحت کی گئی ہے، پھر صحیح طریقہ سے آگاہ بھی کیا گیا ہے۔ واضح رہے کے اس اشتہار کی ترتیب و تسوید کےلئے متعدد شیوخ الحدیث کی تائید بھی حاصل کی گئی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:91